آداب الزفاف

شادی کی رات

إعداد

عبدالهادی عبدالخالق مدنی

ناشر:

دارالاستقامہ

کاشانۂ خلیق ۔ اٹوابازار ۔ سدھارتھ نگر ۔ یوپی

نام کتاب : شادی کی رات

اِعداد : عبدالہادی عبدالخالق مدنی

طبع اول : ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۰۰۵م

ناشر : دار الاستقامه

کاشانۂ خلیق۔اٹوابازار۔

سدھارتھ نگر۔یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

شادی کی رات انسان کی زندگی کا نہایت پر کیف، نشاط انگیز اور ناقابل فراموش موڑ ہے جس کے آنے سے پہلے انسان اس کے انتظار میں ہوتا ہے اور جانے کے بعد اس کی تلخ وشیریں یادیں سدا خانۂ دل میں محفوظ رہتی ہیں۔ شادی کی رات عموماً انسان کی زندگی کا ایک نیا تجربہ ہوتا ہے اسی لئے مختلف لوگ مختلف انداز میں اپنے اپنے طور پر اس کی تیاری میں جٹ جاتے ہیں۔

نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں یہ بات مشہور ہے کہ یہ رات جنسی عمل کی رات ہے لہٰذا وہ جنسی معلومات حاصل کرنے کے لئے صحیح وغلط، معتبر وغیر معتبر اور درست ونادرست کی تمیز کے بغیر تمام ذرائع کا استعمال کرتے ہیں۔

بے شک صحت مند فکر کے حامل نوجوانوں کی ایک قلیل تعداد ایسی

ہے جو صحیح اور اسلامی شریعت کے مطابق معلومات حاصل کرنا چاہتی ہے لیکن جب انھیں بھی کوئی صحیح ذریعہ دستیاب نہیں ہوتا تو وہ دو راستوں میں سے ایک راہ اختیار کرنے پر مجبور ہوتے ہیں یا تو انھیں جتنی اور جیسی کچھ واقفیت ہے اسی پر اکتفا کریں اور مزید کی خواہش ترک کردیں یا پھر وہ بھی انھیں راستوں پر چل پڑیں جن پر آج کی نئی نسل کی اکثریت چل رہی ہے۔ پہلی راہ اختیار کرنے کی صورت میں لوگ حقیقت سے لاعلمی کی بنا پر بہت سی توہمات اور خرافات کا شکار رہتے ہیں اور دوسری صورت تو انتہائی پرخطر ہے۔

چنانچہ آج کل نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جنسی معلومات جن ذرائع سے حاصل کرتے ہیں ان کا غیر معتبر ہونا ہر کس و ناکس کو معلوم ہے۔ ظاہر ہے کہ ریڈیو، ٹی وی، عام اخبارات، جرائد ومجلّات، انٹرنیٹ، بازاری میگزین، ہم عمر نوجوان دوستوں اور سہیلیوں سے حاصل شدہ معلومات کا کیا اعتبار رہے!

مذکورہ ذرائع کبھی بھی درست معلومات فراہم نہیں کرتے اور دوست اور سہیلیاں خواہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ کبھی صحیح معلومات نہیں دیتے۔

جنسی معلومات کے حصول کا ذریعہ بسا اوقات وہ کتابیں بھی ہوتی

ہیں جو بازاروں میں مختلف مقاصد کے تحت عام اور منتشر ہیں، بعض کا مقصد محض تجارت ہے اور بعض کا ہدف فحش کاری کا فروغ ہے۔ ان کتابوں میں جنسی معلومات نہایت ہیجان انگیز طریقے سے پیش کی جاتی ہیں جن سے جنسی جذبات میں اشتعال پیدا ہوتا ہے اور قاری انحراف کا شکار ہو جاتا ہے۔

اسی طرح بعض لوگ یورپ وامریکہ اور دیگر اقوام مغرب کی مطبوعہ میگزینیں خرید کر ان کے جنسی مضامین سے معلومات حاصل کرتے ہیں۔ ان کا معاملہ اوپر ذکر کئے گئے دیگر بازاری سستی اور سطحی کتابوں سے زیادہ برا ہے کیونکہ اہل مغرب جنسی معاملہ میں جملہ شرعی وعقلی اور سماجی وتہذیبی سرحدوں کو پار کر چکے ہیں۔ ان کے یہاں شرم وحیا اور غیرت نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی ہے۔

کچھ لوگ جنسی معلومات حاصل کرنے کے لئے ویڈیو فلمیں اور سی ڈیز دیکھتے ہیں، یہ بھی نہایت گندہ اور ضرر رساں طریقہ ہے۔

ظاہر ہے کہ جب اس موضوع پر دینی کتابیں دستیاب نہیں ہوں گی تو عوام مذکورہ وسائل وذرائع ہی کا سہارا لیں گے۔ علماء کرام کی خاموشی اور کوتاہی نوجوانوں کو ان منحرف راستوں پر لے جائے گی جس کا انجام کار نہایت بھیانک ہے۔

محدث عصر شیخ محمد ناصر الدین اُلبانی رحمہ اللہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے اس موضوع پر ''آداب الزفاف فی السنۃ المطھرۃ'' کے نام سے ایک بے مثال تصنیف کی ہے۔ ایسے ہی ایک دوسرے جید محقق عالم شیخ محمود مہدی استنبولی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''تحفۃ العروس'' کے اندر اس موضوع کو زیر بحث لائے ہیں۔ ہم نے ان دونوں کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ جزاھما اللّٰہ تعالی خیر الجزاء۔

دراصل شیخ البانی رحمہ اللہ سے ایک صاحب خیر نے درخواست کی کہ ان کی شادی کے موقعہ پر شب زفاف سے متعلق ایک مختصر ومدلل رسالہ تصنیف کریں جو ان کے لئے رہنما اور گائیڈ کا کام دے۔ وہ اسے چھپوا کر اپنی شادی کی تقریب میں مفت تقسیم کریں گے تاکہ دوسرے بھی اس سے مستفید ہوں۔ آں موصوف کی درخواست پر شیخ البانی رحمہ اللہ نے یہ کتاب تصنیف فرمائی۔ وقتی طلب پر کام ہوا مگر اس کا فائدہ دائمی رہے گا۔

آج شادی کے موقعہ پر ویڈیو گرافی، بینڈ باجے، قوالیاں الغرض اسراف وتبذیر کی ساری حدیں توڑ دی جاتی ہیں اور خوشی کے نام پر بے شمار شریعت کی خلاف ورزیاں کی جاتی ہیں۔ ایسے موقعہ پر لوگوں کی معروف روش سے ہٹ کر جب ایک خیر پسند شخص نے علامہ البانی رحمہ اللہ سے اس

قدر نیک خواہش کا اظہار کیا تو آپ نے اسے قبول فرمایا۔ کیا یہ مناسب نہیں کہ ہم بھی شادی کی محفل کی مناسبت سے کوئی مفید اصلاحی کتاب چھپوا کر مہمانوں میں تقسیم کریں اور شادی کے دیگر مصاریف واخراجات کی طرح اسے بھی دعوت اور حق ضیافت میں شمار کریں۔

کتنا مبارک عمل ہے کہ ایک شخص اپنی یا اپنے بیٹے یا اپنے کسی قریبی عزیز کی شادی کے موقعہ پر کوئی دینی رسالہ یا کتابچہ چھپوائے اور اسے مفت تقسیم کرے۔ ایسے شخص نے ایک قابل اتباع اور لائق اقتدا سنت حسنہ جاری کی۔ مٹھائیوں کی مٹھاس تو جلد ہی مٹ جائے گی، طعام ولیمہ کی لذت لوگ جلد بھول جائیں گے لیکن کتاب یادگار رہے گی جب تک لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے اس کا اجر وثواب جاری رہے گا۔

زیر نظر رسالہ کی تصنیف کا باعث یہ ہوا کہ اردو زبان میں ہمارے علم کی حد تک اس موضوع پر مختصر یا متوسط حجم کی کوئی کتاب نہیں ہے جبکہ اس کی ضرورت واہمیت سے آپ بخوبی واقف ہو چکے ہیں۔ اس موضوع پر تالیف سماج و معاشرے اور نوجوانوں کی ایک اہم ضرورت ہے۔ گرچہ اس وقت دل ایک عجیب وغریب نفسیاتی کشمکش کا شکار ہے لیکن لوگوں کی مصلحت مجبور کرتی ہے کہ لکھا جائے۔ اگر ہر کوئی اس موضوع پر خاموش رہے تو لوگ کس

طرح حقیقت جان سکتے ہیں اور کیسے انحرافات سے محفوظ رہ سکتے ہیں!۔

ہم نے چارو نا چار اپنے نفس پر زور ڈال کر نہایت تنگدلی کے ساتھ اس موضوع کو اختیار کیا ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ جنسی تعلق سے کچھ باتیں کھل کر سامنے رکھی جانی چاہئے تاکہ نوجوانوں کے مسائل کا بہترین اور عمدہ حل پیش کیا جاسکے اور انھیں منحرف اور پر پیچ راستوں سے بچا کر صراط مستقیم پر گامزن رکھا جاسکے۔

ہم نے اس کتاب میں مختلف انداز کے متعدد واقعات ذکر کئے ہیں کیونکہ قصے دلچسپ و پر لطف ہونے کے ساتھ ساتھ یاد رہا کرتے ہیں۔طول طویل نصیحتیں اور واعظانہ کلمات بھول جایا کرتے ہیں لیکن قصے یادداشت کے کسی خانہ میں مضبوط جگہ بنا کر ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن دارالاستقامہ اٹوا بازار کے زیر نگرانی اور خلیق دارالمطالعہ کے زیر اہتمام ۲۰۰۵ء میں شائع ہوا اور الحمدللہ اسے کافی پذیرائی اور مقبولیت حاصل ہوئی۔اب دوبارہ اسے متعدد اصلاحات کے بعد نئے سرے سے شائع کیا جارہا ہے۔

رب کریم سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو نوجوانوں کی اصلاح کا ذریعہ، دین ودنیا میں خیر کا باعث اور مفید بنائے، اسے فروغ عطا فرمائے

اور قبولیت عامہ سے نوازے۔آمین

دعا گو

عبدالہادی عبدالخالق مدنی

کاشانۂ خلیق ۔اٹوابازار۔سدھارتھ نگر۔یوپی۔انڈیا

داعی احساءاسلامک سینٹر۔سعودی عرب

موبائیل: 0509067342 (00966)

دولہے کے لئے چند نصیحتیں

شادی کی رات پر تفصیلی گفتگو کرنے سے پہلے دولھے کے لئے چند نصیحتیں پیش کردینا مناسب ہے۔

یہ بات معلوم ہے کہ دولہا ایک مرد ہوتا ہے اسی لئے طبعی طور پر زیادہ ہوشیار، زیادہ عقلمند، زیادہ باحکمت اور زیادہ باشعور ہوتا ہے، بہت سے معاملات کو ازخود سمجھ لیتا اور بہت سی مشکلات کو ازخود حل کرلیتا ہے۔ اسے نصیحت کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی۔ شاید اسی لئے تاریخی اور ادبی کتابوں میں دولہے کے لئے بہت کم نصیحتیں پائی جاتی ہیں پھر بھی جو واقعات اور نصیحت کی باتیں مل سکی ہیں کافی دلچسپ، پرلطف اور مفید ہیں۔

پہلا واقعہ:

علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب انھوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لئے ان کے والد محترم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام دیا تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حسن معاشرت اور حسن صحبت کی شرط لگائی۔

(رواہ الطبرانی والبزار وصححه الألبانی في الصحيحة، ج١ ص٣١٧ ح ١٦٦)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی طویل گفتگو نہ کی، نہ ہی کوئی وعظ فرمایا بلکہ فقط

چند ایسے جامع و مانع الفاظ استعمال کئے جن میں وہ سب کچھ آ گیا جو ایک باپ اپنے داماد سے اپنی بیٹی کے لئے چاہتا ہے۔ ایک باپ یہی تو چاہتا ہے کہ جو مرد اس کی بیٹی کا شوہر بنے وہ اس کے ساتھ اچھے انداز میں رہے، اس کے حقوق کی نگرانی و پاسبانی کرے اور اس کے حقوق ادا کرتے ہوئے اس کے ساتھ حسن معاشرت کا رویہ اپنائے۔

دوسرا واقعہ:

صعصعہ بن معاویہ نے ابن الضرری کی بیٹی عمرہ کو پیغام نکاح دیا۔ یہی عمرہ ہیں جن کو بعد میں تاریخ میں ام عامر بن صعصعہ کے نام سے شہرت حاصل ہوئی۔ ابو عمرہ نے صعصعہ کا پیغام نکاح قبول کیا اور اس وقت ایک مختصر اور زریں نصیحت کی، انھوں نے کہا:

''صعصعہ تم میرے جگر کا ٹکڑا طلب کرنے آئے ہو، تم میری بچی پر رحم کرنا، اس کے ساتھ مہربانی اور شفقت سے پیش آنا، اس کے ساتھ باپ کا سا سلوک کرنا''

اس مختصر سی نصیحت میں ابو عمرہ نے بہت کچھ کہہ دیا۔ اس نے یاد دلایا کہ صعصعہ تم کوئی سامان مثلاً ریڈیو، ٹیلی ویزن یا کمپیوٹر نہیں طلب کرنے آئے ہو اور نہ ہی کوئی حیوان مثلاً گائے بکری، دنبہ یا اونٹ طلب کرنے

آئے ہو بلکہ تم میرے کلیجہ کا ٹکڑا، میرے خون کا ایک حصہ، جانِ پدر، لختِ جگر اور نورِ نظر کا سوال کرنے آئے ہو۔ اگر میں اپنی لختِ جگر تمھارے حوالہ کردوں تو اس کا خیال رکھنا اور اس کے ساتھ رحم وشفقت کا برتاؤ کرنا اور یاد رکھنا کہ ایک شوہر کو باپ کی طرح ہونا چاہئے۔ باپ اپنی بیٹی کے ساتھ جیسا سلوک کرتا ہے ایسے ہی ایک شوہر کو بھی ہونا چاہئے۔ ایک باپ اپنی بیٹی کی ہر تکلیف اور ہر دکھ درد پر تڑپ جاتا ہے اور اسے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ عام حالات میں اس کی خوشی اور آرام وراحت کے لئے ہر سامان مہیا کرتا ہے۔ اس کے لئے غیرت مند ہوتا ہے۔ اس کی پاسبانی ونگرانی کرتا اور ہر شر ومصیبت سے اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کا ہر طرح خیال رکھتا ہے۔ بیمار پڑے تو علاج کرتا اور پوری طرح آرام دیتا ہے۔ اسی طرح ایک شوہر کو بھی باپ کی طرح غیرت مند، باپ کی طرح محافظ وپاسبان، باپ کی طرح حمایت ورعایت اور دیکھ ریکھ کرنے والا، باپ ہی کی طرح دکھوں اور مصیبتوں میں تڑپ جانے والا، اپنی طاقت بھر ہر طرح کا آرام پہنچانے میں کوشاں اور سدا خوش وخرم دیکھنے کا آرزومند ہونا چاہئے۔

اگر مذکورہ نصیحت کے مطابق عمل کیا جائے اور ایک شوہر اپنی بیوی کا اسی طرح خیال رکھے جس طرح ایک باپ اپنی بیٹی کا خیال رکھتا ہے تو گویا

ایک عورت کی زندگی میں شادی سے کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوگی صرف گھر تبدیل ہوگا لیکن طور طریقے اور آرام وراحت کے سارے اسباب پہلے ہی کی طرح میسر رہیں گے۔ وہ نئے گھر میں آکر بھی ویسے ہی خوش وخرم رہے گی اور ویسے ہی چہکتی رہے گی جیسا کہ پرانے گھر میں تھی۔

تیسرا واقعہ:

عثمان بن عنبسہ نے عقبہ کی بیٹی کو پیغام نکاح دیا، عقبہ ان کے چچا تھے اور منگیتر ان کی چچیری بہن۔ عقبہ نے عثمان سے کہا: بھتیجے تم تو میرے نہایت قریبی عزیز اور میرے نزدیک بڑے معزز ہو، میں تمھاری طلب کیسے رد کرسکتا ہوں اور تمھیں خالی ہاتھ ناکام ونامراد کیسے واپس لوٹا سکتا ہوں لیکن میری ایک بات سنو! یاد رہے کہ جس طرح تم میرے عزیز ہو ویسے ہی وہ بھی میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔تم اس کی عزت کرنا، اس کی توہین سے بچنا، ہر جگہ اس کے باپ، اس کے بھائیوں اور اہل خاندان کی تعریف وستائش کرنا۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تمھاری عزت ہماری نظروں میں اور بڑھ جائے گی اور تمھارا قد اونچا ہوجائے گا، اس کے برخلاف اگر تم نے ہماری بےعزتی اور بدنامی کی تو تمھاری عزت ہماری نظروں سے بھی گر جائے گی اور اس کی نظروں سے بھی اور تمھارا قد پستہ ہوجائے گا نیز تمھاری شخصیت داغدار ہوجائے گی۔

مذکورہ واقعات کو سامنے رکھ کر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ایک باپ اپنی بیٹی کے لئے اپنے داماد سے مندرجہ ذیل اخلاق چاہتا ہے:

۱۔اس کی بیٹی کے ساتھ اچھے انداز میں گذر بسر کرے۔

۲۔اس کی عزت وتکریم کرے۔

۳۔ اس کو آرام وراحت پہنچائے اور اسے اپنے چمن کی خوشبو بنائے۔

ایک باپ اپنے داماد سے اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہتا۔

دولہن کے لئے چند نصیحتیں

دولہن بننا گڑیا اور گڑے کا کوئی کھیل نہیں وہ ایک عظیم ذمہ داری کا نقطۂ آغاز ہے۔ دولہن کو چاہئے کہ وہ اپنے شوہر کی خدمت اور اس کے حقوق کی رعایت کی ذمہ داری کو کبھی فراموش نہ کرے۔ بے جا غیرت اور شک وشبہ میں نہ پڑے۔ صفائی ستھرائی، زیب وزینت، بناؤ سنگار، خوشبو وغیرہ کا ہمیشہ خیال رکھے۔ صفائی ستھرائی میں ان امور کی بڑی اہمیت ہے جنھیں کتب احادیث میں سنن فطرت کے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پانچ چیزیں فطرت کی ہیں ، ختنہ، زیر ناف مونڈنا ، مونچھیں کترنا، ناخن کاٹنا، اور بغل کے بال اکھیڑنا''۔

(متفق علیه)

ختنہ مردوں پر واجب اور عورتوں کے لئے مستحب ہے۔زیر ناف مونڈنے ، مونچھیں کترنے ، ناخن کاٹنے اور بغل کے بال اکھیڑنے میں چالیس دن سے زیادہ تاخیر کرنا حرام ہے۔

صفائی کے ساتھ ساتھ عطر اور خوشبو کا استعمال الفت ومحبت پیدا کرنے میں بیحد موثر ہے۔ جس طرح عورت اپنی پوشاک اور زیورات پر

توجہ دیتی ہے تاکہ نظر پڑتے ہی دل میں کشش پیدا ہو ایسے ہی اسے خوشبو پر بھی توجہ دینی چاہئے تاکہ ناک میں خوشبو پہنچتے ہی نہ صرف دل لپک اٹھے بلکہ ایک ہیجان برپا ہو جائے۔

دولہن کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس کی عزت اس کے شوہر کی عزت ہے اور اس کو سماج میں وہی مقام حاصل ہوگا جو اس کے شوہر کو حاصل ہے۔ اگر اس کا شوہر محترم و معزز ہے، صاحب حسب ونسب ہے، لوگوں کے درمیان اچھی نظروں سے دیکھا جاتا ہے تو یہی معاملہ اس کی بیوی کے ساتھ بھی ہوگا لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو نتیجہ بھی برعکس ہوگا۔ لہٰذا کوئی عورت اگر اپنے آپ کو پوری طرح شوہر کے برابر سمجھتی ہے تو یہ اس کی سنگین غلطی ہے۔ اسی غلط فہمی کے نتیجہ میں کچھ عورتیں بعض اوقات ایسے الفاظ کا استعمال کرتی ہیں جن کا استعمال انھیں نہیں کرنا چاہئے مثلا وہ اپنے شوہر سے کہتی ہیں کہ آپ کو میرے احترام اور میرے رتبے کا کوئی خیال نہیں رہتا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سماج میں بیوی کا درجہ و مرتبہ اس کے شوہر کی حیثیت کے اعتبار سے ہی متعین ہوتا ہے اور ہر مرد کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے معاشرے میں ایک نمایاں مقام حاصل ہو اور اس کے اہل وعیال کی عزت ہو اور اسے ہر مجمع میں سرفرازی اور سرخروئی حاصل رہے۔

ایک عورت اپنا قصہ بیان کرتی ہے کہ اس نے ایک مشہور شخصیت سے شادی کی اور کچھ دنوں کے بعد ان دونوں میں کسی بات پر اختلاف ہوگیا چنانچہ عورت نے اس سے طلاق طلب کر لی۔ عورت کا بیان ہے کہ وہی لوگ جو پہلے اس کی دعوتیں کیا کرتے تھے، اسے اپنے گھر پر بلا کر میزبانی کرتے تھے، عزت دیتے تھے، طلاق کے بعد وہ سب کی نگاہوں میں اجنبی بن گئی، اس کا کوئی پرسان حال نہ رہا۔ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ بیوی کو سماج اور معاشرے میں اس کے شوہر کے مقام و مرتبے کے لحاظ سے ہی عزت ملتی ہے۔

دولہن کے لئے ایک اہم وصیت وہ بھی ہے جو ابوالأسود دؤلی نے اپنی بیوی کو نصیحت کرتے ہوئے اشعار میں کہے ہیں:

خذ العفو منی تستدیمی مودتی

ولاتنطقی فی ثورتی حین أغضب

(میں تجھے جو فاضل چیز دے دوں اسے لے لے اسی میں ہماری محبت کی بقا ہے اور میرے غصہ کی حالت میں اپنی زبان بند رکھ، کچھ مت بول)۔

غصہ کی حالت میں بھی شوہر کے دل میں بیوی کی محبت ہوتی ہے لیکن اس حالت میں کوئی تکلیف دہ یا اذیت ناک بات جب شوہر کو پہنچ جاتی

ہے تو نا قابل برداشت ہوجاتی ہے کیونکہ حالت غضب میں تکلیف اور محبت اکٹھا نہیں رہ سکتے اگر محبت زیادہ ہے تو وہ خود باقی رہے گی اور تکلیف کو بھگا دے گی اور اگر تکلیف زیادہ ہوئی تو وہ خود دل پر قابض ہو جائے گی اور وہاں سے محبت کو نکال بھگائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ طلاق کے اکثر و بیشتر واقعات غصہ کی حالت میں صادر ہوتے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ شوہر غصہ میں آیا بیوی نے تکرار کی، بات آگے بڑھائی، بات پر بات بڑھتی چلی گئی اور طلاق تک نوبت جا پہنچی۔ اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ شوہر جب غصہ کی حالت میں ہو تو بیوی چپ سادھ لے اور پوری طرح خاموشی اختیار کئے رکھے۔ پھر جب غصہ ٹھنڈا ہو جائے اور شوہر اپنی طبعی حالت پر لوٹ آئے، اس کا دل و دماغ پرسکون ہو جائے تو اس مسئلہ پر از سرنو گفتگو کرے۔

شادی کی رات سے متعلق مشہور

چند بیہودہ واقعات

شب زفاف پر گفتگو سے پہلے آیئے ہم اپنے سماج اور معاشرے میں شہرت یافتہ چند بیہودہ واقعات کا جائزہ لیتے ہیں۔

پہلا بیہودہ واقعہ:

ایک دوست نے اپنے دوسرے دوست سے اپنی بیوی کی جفاؤں کا شکوہ کیا، بیوی بہت نافرمان ہے، سر چڑھی ہے، اس کی خدمت نہیں کرتی، اس کی کوئی بات نہیں مانتی وغیرہ وغیرہ۔ دوست نے کہا: یار ایسا کیوں نہیں کرتے جیسا میں نے کیا تھا۔ دوست نے پوچھا: تم نے آخر کیا کیا تھا؟ اس نے کہا: پہلی رات جب میری بیوی میرے کمرے میں آئی، کھانا تیار تھا، اس نے مجھے کھانا پیش کیا، اسی دوران ایک بلی آ پہنچی، میں نے اسے بھگانے کے لئے ڈانٹا لیکن بلی نہ بھاگی تو میں نے چھری اٹھا کر اسے وہیں ذبح کر دیا تاکہ میری نئی نویلی دولہن کو معلوم ہو جائے کہ میری بات پختہ اور اٹل ہوتی ہے، اگر میری بات نہیں مانی گئی تو اس کا نتیجہ بہت بھیانک اور انجام بڑا سنگین ہوتا ہے۔ میں اپنے نافرمان کو سخت ترین سزا دیتا ہوں چنانچہ وہ پہلی

رات ہی خوفزدہ ہوگئی اوراب جو کچھ کہتا ہوں فوراً بے چون وچرا مان لیتی ہے۔ سرتسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔ دوسرے دوست نے کہا : یار مشورہ اچھا ہے، قابل عمل ہے لہٰذا اب اس نے بھی اس پر عمل کرنا چاہا۔ اپنے گھر پہنچا، کھانا تیار تھا، دسترخوان پر بیٹھا، ادھر سے بلی بھی آ پہنچی، اس نے چھری اٹھائی اور گھیر گھار کر کسی طرح بلی کو قتل کر دیا، بیوی نے یہ ماجرا دیکھ کر کہا: میاں جی ! بلی کا قتل پہلی رات کام دیتا ہے بعد میں نہیں۔

سوچئے ! کیا یہی مردانگی ہے کہ پہلی ہی رات سے بیوی کو خوفزدہ کر کے رکھا جائے اوراس کے ساتھ سختی ودرشتی کا معاملہ کیا جائے۔

دوسرا بیہودہ واقعہ:

بعض ملکوں میں یہ بیہودہ رسم پائی جاتی ہے کہ شادی کی رات دولہن اپنے حجلۂ عروسی میں ہوتی ہے اور شوہر کو باہر مختلف مقامات کی سیر وتفریح کرائی جاتی ہے۔ رات کا ایک طویل حصہ گذر جانے کے بعد شوہر کو دولہن کے کمرے میں بھیجا جاتا ہے۔ دولہا اپنے ساتھ ایک ڈنڈا یا لاٹھی لے کر جاتا ہے اور دولہن کو خوب زدوکوب کرتا اور پیٹتا ہے جب وہ بے چاری چیخ چلّا کر، بلک کر اور تڑپ کر نیم جان ہوجاتی ہے، اس کی چیخ وپکار سن کر اس کا مددگار، حمایتی اور فریادرس کوئی نہیں پہنچتا اور وہ اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھتی

ہے پھر لاٹھی والے مرد جناب دولہا صاحب اس پر حملہ آور ہوتے ہیں اور اپنی حسب منشا اسے نوچتے بھنبھوڑتے، اس کی بکارت زائل کرتے اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جب صبح کا سورج نکلتا ہے تو حضرت دولہا بھی اپنے حجلۂ عروسی اور خوابگاہ سے خون سے رنگین ایک رومال جو پہلے سفید تھا لے کر برآمد ہوتے ہیں اور لوگوں کو اپنی مردانگی کی دلیل کے طور پر اسے پیش کرتے ہیں۔ واہ کیا دولہا ہے جس نے اپنی قوت مردانگی کے جوہر دکھاتے ہوئے اس کی بکارت زائل کی اور پردۂ بکارت کے پھٹنے سے جو خون نکلا اسے سفید رومال میں محفوظ کرلیا!! پھر دولہا دولہن کی تعریف میں گیت گائے جاتے ہیں، دولہن کے باکرہ ہونے کی اور دولہے میاں کی مردانگی کی تعریفیں کی جاتی ہیں۔

تیسرا بیہودہ واقعہ:

ایک شخص شادی کی رات جب اپنی بیوی کے پاس پہنچا تو اس نے ایک ایک کر کے اس کے تمام کپڑے اتار دیئے، تب وہ بھاگنے لگی کبھی گھر کے ایک گوشے میں پناہ لیتی اور کبھی دوسرے گوشے میں چھپنے کی کوشش کرتی مگر مرد اس کا پیچھا کرتا رہا حتی کہ اسے اپنی مضبوط بانہوں میں دبوچ لیا اور اسے اپنے قابو میں کر کے خوب روندا بالآخر بکارت زائل کر دیا۔

یہ قصہ سن کر چڑیا گھر کی یاد آجاتی ہے جہاں سانپوں کی خوراک کے لئے چوہے ڈالے جاتے ہیں۔ چوہا سانپ کی گرفت سے بچنے کے لئے ادھر ادھر بھاگتا ہے۔ اس کونے اور اس کونے میں چھپتا پھرتا ہے لیکن سانپ اس کا پیچھا کرکے بالآخر اسے اپنی گرفت میں لے لیتا اور اسے اپنے دم میں لپیٹ کر نیم جان کردیتا ہے پھر اسے اپنا لقمۂ تر بنالیتا ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ چڑیا گھر کے سانپ اور چوہے کے قصے اور مذکورہ دولہن دولہے کے قصے میں کیا فرق ہے؟ بتایا جاتا ہے کہ اس واقعہ کے چند ماہ بعد میاں بیوی میں جدائی ہوگئی کیونکہ پہلی رات کا اثر مستقبل پر پڑنا لازمی ہے۔ یہ ایسی اہم رات ہے جس کے اندر انسان کو کسی بھی بیجا حرکت سے باز رہنا چاہیئے۔

ان تینوں قصوں پر غور کیجئے اور بتایئے:

- کیا یہی مردانگی ہے جو آپ نے ان تینوں قصوں میں دیکھا؟
- کیا یہی مردانگی ہے کہ آدمی پہلی ہی رات اپنی بیوی کو دہشت زدہ کردے تاکہ آئندہ وہ ہمیشہ سہمی رہے؟
- کیا یہی مردانگی ہے کہ بیوی کو اپنا شریک حیات تصور کرنے کے بجائے ایک خدمتگار مشین تصور کیا جائے اور اس کے ساتھ انسانیت کا سلوک کرنے کے بجائے مشین یا حیوان جیسا سلوک کیا جائے؟

☐ کیا یہی مردانگی ہے کہ آدمی بیوی کے سامنے ہمیشہ اکڑا رہے؟ کبھی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نہ آئے؟ ہمیشہ پیشانی پر سلوٹیں رہیں؟

☐ کیا یہی مردانگی ہے کہ آدمی کبھی اپنی بیوی کی کوئی طلب پوری نہ کرے؟ اوراس کی بیوی کبھی اس سے کسی قسم کے سوال اور مطالبے کی ہمت نہ کر سکے؟ اس کے سامنے اپنی کسی خواہش کا ذکر نہ کر سکے؟

نہیں، ہرگز نہیں۔ بلکہ حقیقی مردانگی یہ ہے کہ:

شوہر کا دست شفقت دائمی طور پر بیوی کے سر پر رہے۔ وہ اپنا آغوش محبت اس کے حسین اور نرم وگداز جسم کے لئے سدا پھیلائے رکھے۔ وہ اپنا آہنی بازو اس کی حفاظت و پاسبانی کے لئے ہمیشہ تیار رکھے۔ اس کے رخ زیبا اور گلاب کی پنکھڑی جیسے ہونٹوں کے لئے اپنے پیار کے بوسے نچھاور کرے۔ وہ اگر بیمار پڑ جائے تو اس کو اپنے ہاتھوں سے دوا پلائے، قسم قسم کے مشروبات پلائے اور خود اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر اسے لقمے کھلائے۔ سچ پوچھو تو یہ مردانگی ہے۔

میاں بیوی کو باہم نہایت نرم خو، شیریں ادا اور شفیق ومہربان ہونا چاہئے البتہ جب اللہ کی حرمتوں کو چاک کیا جائے یا جب دامن کرامت پر حرف آنے کی بات ہو یا جب عزت وآبرو کا معاملہ ہو تو اس وقت نہایت

سخت اور غضبناک ہونا چاہئے یعنی ایسی نرمی نہ ہو جسے کمزوری تصور کیا جائے اور ایسی سختی نہ ہو جو بداخلاقی ہو جائے بلکہ توازن واعتدال اور میانہ روی کا دامن ہمیشہ مضبوطی کے ساتھ ہاتھ میں رہے۔

اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنی سختیوں، مار پیٹ، اکڑفوں، تنگدلی، سخت خوئی، پیشانی کی سلوٹوں، چہرے کی عبوستوں اور غصیلی نظروں سے اپنی بیوی پر اپنی مردانگی ثابت کرسکتا ہے تو یہ اس کی حماقت، بھول، بیوقوفی اور نادانی کے سوا کچھ نہیں، ایسا شخص احمقوں کی جنت میں رہتا ہے۔

شادی کی رات

شادی کی رات انسان کی زندگی کی اہم ترین رات ہوتی ہے۔ یہ ایک ناقابل فراموش یادگار رات ہوتی ہے۔ انسان اپنی زندگی کے بہت سے تلخ وشیریں حادثات فراموش کرجاتا ہے لیکن اس رات کونہیں بھول پاتا۔ اگراس رات میں شوہر کا طرزعمل درست نہ رہا تو دولہن اس کے نتیجے میں بہت سی نفسیاتی اورجسمانی بیماریوں کا شکار ہوجاتی ہے۔ اسی لئے ہم اس تعلق سے خوب تفصیلی ہدایات آپ کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔

یہاں سلف صالحین کی تاریخ کے ایک سبق آموز واقعہ کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ واقعہ یہ ہے کہ:

''ابوحرین نامی ایک شخص صحابہ کی مجلس میں آیا اور کہنے لگا کہ میں نے ایک دوشیزہ سے نکاح کیا ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہ کہیں ہمارے درمیان نفرت وکراہت نہ پیدا ہوجائے۔ مجھے خوف ہے کہ وہ لڑکی کہیں مجھے ناپسند نہ کرنے لگے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار! الفت اللہ کی جانب سے ہے اور کراہت شیطان کی طرف سے، تم شیطانی وسوسوں سے دور رہو اوراللہ کی ذات سے بہتر امید رکھو۔ یعنی دولہا دلہن میں محبت ومودت پیدا

کرنے والا اللہ ہے اور شیطان کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ اس حسین ومحبوب جوڑے کے درمیان نفرت وکراہت کی دیوار کھڑی کردے لہٰذا تم شیطان کے وسوسوں پر دھیان نہ دو۔ پھر اسے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک دعا سکھائی، فرمایا: جب وہ لڑکی رخصت ہوکر تیرے پاس آئے گی تو اسے اپنی اقتدا میں دو رکعتیں پڑھنے کے لئے کہنا اور اس کے بعد یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِي فِيْ أَهْلِيْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيَّ اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا بِخَيْرٍ مَا جَمَعْتَ بِخَيْرٍ وَفَرِّقْ بَيْنَنَا إِذَا فَرَّقْتَ بِخَيْرٍ.

(اے اللہ! میرے لئے میری بیوی میں برکت عطا فرما اور میری بیوی کے لئے مجھ میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! جب تک تو ہمیں اکٹھا رکھے خیر وبرکت کے ساتھ اکٹھا رکھ اور جب ہم میں جدائی ہو تو اس وقت بھی تو ہمیں خیر وبھلائی کے ساتھ جدا کر)''۔

(أخرجه الطبرانی وابن أبی شیبة وعبدالرزاق وصححه الألبانی فی آداب الزفاف)۔

یعنی جدائی کے لئے کسی قسم کا لڑائی جھگڑا، بحث وتکرار، شر وشیطانیت، الزام سازی اور بہتان تراشی نہ ہو بلکہ خیر وسکون کے ساتھ

دونوں اپنی اپنی راہ پر چلے جائیں۔

آیئے اب شادی کی رات میں مستحب امور کا تذکرہ ترتیب وار آپ کی خدمت میں پیش کردیا جائے۔

ا۔ دولہا دولہن کے ساتھ نرمی وملاطفت کا برتاؤ کرے مثلاً اس کے لئے کھانے پینے کی کوئی چیز پیش کرے۔ اسماء بنت یزید کی روایت ہے کہ انھوں نے ہی عائشہ رضی اللہ عنہا کو تیار کر کے شادی کی رات نبیﷺ کے لئے پیش کیا تھا۔ دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا، اس میں سے نبیﷺ نے کچھ نوش فرمایا پھر باقی بچا ہوا عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا، وہ شرمانے لگیں تو اسماء رضی اللہ عنہا نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ اللہ کے رسولﷺ کے ہاتھ سے پیالہ لے کر تم بھی پیو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سر جھکا لیا اور پیالہ لے کر اس میں سے تھوڑا سا پیا۔

(قال الألبانی : أخرجه أحمد بإسنادین یقوی أحدهما الآخرو له شاهد فی الطبرانی وغیره، انظر آداب الزفاف)

۲۔ دولہا حجلۂ عروسی کا دروازہ بند کرلے۔ جب دونوں کمرے کی تنہائیوں میں بند ہو جائیں اور خلوت میسر ہو جائے تو دولہا اپنا دایاں ہاتھ دولہن کی پیشانی پر رکھے یعنی اپنی ہتھیلی کا کچھ حصہ پیشانی پر اور کچھ حصہ سر کے

اگلے حصہ کے بالوں پر رکھے اور برکت کی دعا کرے۔

نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

''جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے شادی کرے تو اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھے اور بسم اللہ کہہ کر برکت کی دعا کرے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ.

(اے اللہ ! میں تجھ سے اس عورت کی بھلائیوں نیز جن بھلائیوں کے ساتھ تو نے اسے پیدا فرمایا ہے سب کا سوال کرتا ہوں اور اے اللہ! میں اس عورت کی برائیوں اور جن برائیوں پر تو نے اسے پیدا فرمایا ہے ان سب کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں)

(رواہ أبوداود وابن ماجه وحسنه الألبانی)

۳۔عورت کو کپڑے تبدیل کرنے کا حکم دے پھر دونوں مل کر ایک ساتھ وضو کریں اور دو رکعتیں نفل ادا کریں جیسا کہ سلف صالحین سے یہ بات منقول ہے۔

(ملاحظہ ہو مصنف عبدالرزاق وابن ابی شیبہ)

شادی کی رات کے تعلق سے مردوں اور عورتوں میں یہ بات مشہور

ہے کہ یہ جنسی عمل کی رات ہے لیکن جب ایک دولہا اللہ کے ذکر اور نفلی صلاۃ سے یہ رات شروع کرے گا تو عورت کی پوری سوچ بدل جائے گی۔ جب عورت کو دولہا وضو کرنے اور اپنے ساتھ دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے گا تو عورت سوچے گی کہ یہ شخص نکاح سے صرف لذت اندوزی نہیں چاہتا بلکہ یہ رسول اکرم ﷺ کی سنت وشریعت کے مطابق زندگی گذارنا چاہتا ہے، صالح اولاد پیدا کر کے ان کی تعلیم وتربیت کرنا چاہتا ہے۔ یہ ظاہری ملمع سازیوں سے فریب کھانے والا اور جھوٹے بناؤ سنگار اور دکھاوے کے سامانوں پر فدا ہونے والا نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ایسی بات ہوتی تو وہ بناؤ سنگار جس پر اتنا قیمتی وقت اور اتنا روپیہ پیسہ خرچ کیا گیا ہے اسے چند منٹ میں وضو کر کے دھونے کے لئے نہیں کہتا۔ ساری زیب وزینت، ساری سجاوٹ کو یوں بیک جنبش لب ختم نہیں کر دیتا۔ یہ دیکھ کر عورت کا مرد کے تئیں تصور پوری طرح تبدیل ہو جائے گا اور وہ جان جائے گی کہ یہ شوہر اللہ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ایک صالح خاندان پیدا کرنا چاہتا ہے اور اسی روش پر اپنی زندگی گذارنا چاہتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ عورت کا سب سے مضبوط ہتھیار اس کی جنسی طاقت ہے۔ عورت جب کسی مرد کو اپنے سامنے ذلیل ورسوا کرنا چاہتی ہے،

اسے اپنے قابو میں اور اپنی گرفت میں کرنا چاہتی ہے، اس پر اپنا شکنجہ کسنا چاہتی ہے، اس پر اپنا دباؤ ڈالنا چاہتی ہے تو اس وقت اپنی اسی جنسی طاقت اور اس کے بھڑکتے شعلوں اور اپنی ہیجان انگیز اداؤں کا استعمال کرتی ہے۔ لیکن جس وقت عورت کو یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ اس کے شوہر کو اس کی بہت زیادہ پرواہ نہیں ہے بلکہ اس نے اللہ و رسول کے حکموں کی اطاعت کے لئے یہ نکاح کیا ہے تو پورے طور پر عورت کا نظریہ اور اس کے فکر کا زاویہ بدل جائے گا اور وہ ایک نئے زاویۂ فکر اور نظریۂ حیات سے وابستہ ہو جائے گی۔ اسے اس بات کا احساس ہو جائے گا کہ جنسی عمل اس کے شوہر کے یہاں کوئی زیادہ اہمیت کا حامل نہیں بلکہ وہ ایسی اولاد پیدا کرنے کا خواہش مند ہے جو اللہ کی توحید پر قائم اور اتباع سنت کی راہ پر گامزن ہوں۔

باتیں پہلی رات کی

بہت ساری جگہوں پر یہ رواج ہے کہ دولھے نے اپنی دولہن کو اس رات سے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہوتا ہے بلکہ تصویر تک بھی نہیں دیکھے ہوتا ہے، بس کچھ عورتیں جا کر دولہن دیکھ آتی ہیں اور انھیں کے بیان پر نکاح کرلیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں دولہا جب دولہن کے کمرے میں پہنچے تو دونوں کے درمیان روحانی اور نفسیاتی قربت پیدا کرنے اور ہر طرح کی وحشت دور کرنے کے لئے باہمی تعارف اور ایک دوسرے سے کچھ پر لطف بات چیت اور حسب ضرورت اپنی پسند و ناپسند کا بیان ہونا چاہئے۔

آیئے اس تعلق سے سلف صالحین کے بعض واقعات پر نظر ڈالتے ہیں:

پہلا واقعہ:

ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے شادی کی رات میں کہا تھا:

''جس وقت تم مجھے غصہ میں دیکھنا تم مجھے منا لینا اور جب تم غصہ میں رہو گی تو میں تمھیں منا لوں گا اگر ایسا نہیں ہوا تو پھر ہم دونوں میں نباہ مشکل ہو جائے گا''۔

غور کیجئے کہ ان مختصر سے کلمات میں کامیاب زندگی گذارنے کا کتنا بہترین نسخہ پیش کیا گیا ہے۔ ازدواجی زندگی میں ایسے حالات بار بار آتے ہیں جب شوہر کو بیوی کی اور بیوی کو شوہر کی کسی بات پر ناراضگی ہوجاتی ہے لیکن یہ بات معلوم ہے کہ جب مرد کو غصہ آتا ہے تو جلدی ٹھنڈا نہیں ہوتا اور کوئی مرد بآسانی اپنی ضد سے نہیں ہٹتا اور نہ ہی سہولت کے ساتھ اپنی غلطی تسلیم کر کے معاملہ کو رفع دفع کرتا ہے۔ لیکن غصہ کے معاملہ میں ایک طبعی اور فطری اصول یہ ہے کہ فریق مقابل عموماً زیادہ پرسکون ہوتا ہے یعنی جب شوہر غصہ میں ہوگا تو بیوی فطری طور پر پُرسکون ہوگی اور جب بیوی غصہ میں ہوگی تو شوہر فطری طور پر پرسکون ہوگا لہٰذا ایسی حالت میں چاہیئے کہ جو پرسکون ہے غصہ والے کو منالے۔ اختلافات سے دور مسرت بھری ازدواجی زندگی کا اس سے اہم اور زریں نکتہ کوئی نہیں ہوسکتا۔

دوسرا واقعہ:

یہ واقعہ تاریخ اسلام کی مشہور شخصیت قاضی شریح کا ہے اور نہایت ہی دلچسپ، پراثر اور حسین ہے۔

قاضی شریح نے ایک بار امام شعبی سے کہا: بنوتمیم کی عورتوں سے نکاح کیجئے بڑی سمجھدار ہوتی ہیں اور بطور دلیل یہ واقعہ سنایا۔ کہنے لگے: ایک

بار میں ایک گلی سے گذر رہا تھا، ایک دروازہ پر ایک بڑھیا کو کھڑے دیکھا، اس کے ساتھ میں ایک نہایت پری رو حسین وجمیل مہ لقا دوشیزہ بھی کھڑی تھی، مجھے پیاس نہیں تھی لیکن پیاسا بن کر ان کے پاس گیا اور پانی مانگا۔ بڑھیا نے پوچھا: آپ کو کونسا مشروب پسند ہے؟ میں نے عرض کیا جو بھی میسر ہو پیش کر دیجئے۔ اس نے اپنی بیٹی سے کہا: بیٹی! جاؤ مسافر کے لئے دودھ لے آؤ۔ جب بیٹی چلی گئی تو میں نے بڑھیا سے پوچھا: یہ لڑکی خالی ہے یا مشغول ہے؟ یعنی اس کا نکاح ہوگیا ہے یا نہیں؟ اسے کسی نے پیغام نکاح دے دیا ہے یا نہیں؟ ابھی اس کی منگنی ہوئی یا نہیں؟ بڑھیا نے کہا: ابھی لڑکی خالی ہے۔ میں نے اس سے شادی کی پیشکش کر دی۔ بڑھیا نے کہا کہ فلاں اس کے چچا ہیں ان سے جا کر بات کرو۔ میں نے اس کے چچا سے بات کی تو اس نے ہامی بھر لی اور میرا پیغام نکاح اس لڑکی کے لئے منظور کرلیا۔ شریح کہتے ہیں کہ اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد مجھے خیال آیا کہ جلد بازی ہوگئی میں نے یہ نہیں سوچا کہ بنوتمیم کی عورتیں بڑی سخت دل ہوتی ہیں، حسن پر اس قدر جلدی فریفتگی کوئی اچھا کام نہیں ہوا۔ لیکن پھر میں نے کہا: جو ہوا سو ہوا، اگر وہ ٹھیک رہی تو رکھا جائے گا ورنہ طلاق دے دیا جائے گا۔ کہتے ہیں کہ جب وہ لڑکی میرے گھر آئی، میں کمرے میں داخل ہوا اور وضو کر کے دو

رکعت نفل پڑھنے لگا، جب میں نے سلام پھیرا اور مڑ کر دیکھا تو وہ لڑکی بھی میرے ساتھ میرے پیچھے صلاۃ پڑھ رہی تھی۔ میں نے سوچا یہ تو بہت اچھی لڑکی ہے، اس کے گھر والوں نے اس کی بڑی شاندار تربیت کی ہے[1]۔

صلاۃ کے بعد جب خلوت ہوئی اور شریح نے اس لڑکی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے کہا: ٹھہریئے! پھر وہ حمد وصلاۃ کے بعد یوں گویا ہوئی:

''میں اس گھر میں ایک اجنبی عورت ہوں، مجھے آپ کے اخلاق اور آپ کی پسند ونا پسند کا پتہ نہیں لہٰذا آپ مجھے یہ باتیں بتا دیجئے۔ آپ اپنی قوم کی کسی لڑکی سے شادی کر سکتے تھے اور میں بھی اپنی قوم کے کسی لڑکے سے بیاہی جاسکتی تھی لیکن اللہ کا فیصلہ اور اس کی تقدیر کا نوشتہ اٹل ہے۔ آج آپ میرے مالک ہیں چاہیں تو اچھے

---

[1] غور کیجئے! موجودہ سماج ومعاشرے کی لڑکیوں کی تربیت کا کیا حال ہے؟ آج یورپی تہذیب کا غلبہ ہے۔ مادیت پرستی کا تسلط ہے۔ ناولوں، افسانوں، جھوٹی کہانیوں کا مطالعہ کرنے والی، انٹرنیٹ اور ٹی وی سے لطف اندوز ہونے والی اور انھیں حصول علم کا مصدر بنانے والی لڑکیاں تو بہت مل جائیں گی مگر اسلامی شریعت اور کتاب وسنت کا صحیح اور مفید علم رکھنے والی تربیت یافتہ لڑکیاں کہاں ملتی ہیں؟ ڈھونڈتے رہیئے چراغ رخ زیبا لے کر۔

انداز میں میرے ساتھ رہیں اور چاہیں تو اچھے انداز
میں مجھ سے الگ ہو جائیں۔ مجھے یہی بات کہنی تھی۔آخر
میں اپنے لئے اور آپ کے لئے اللہ سے عفو ومغفرت کی
طلبگار رہوں''

قاضی شریح کہتے ہیں کہ اس جگہ تقریر کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی مگر میں نے اس کی بات سن کر باقاعدہ تقریر کی ضرورت محسوس کی چنانچہ حمد وصلاۃ کے بعد میں عرض پرداز ہوا:

''تم نے بڑی عمدہ بات کہی ہے اگر تم اپنی بات پر قائم رہتی ہو تو یہ
تمھاری ایک خوبی ہوگی اور اگر اس سے ہٹ جاتی ہو تو یہ گفتگو
تمھارے خلاف حجت ودلیل ہوگی۔ مجھے فلاں فلاں چیزیں پسند
ہیں اور فلاں فلاں چیزیں ناپسند ہیں اور ہاں سنو! اگر مجھ میں کوئی
نیکی اور بھلائی دیکھنا تو اسے عام کرنا اور لوگوں میں پھیلانا اور اگر
کوئی برائی دیکھنا تو اس کی پردہ پوشی کرنا''۔

پھر اس عورت نے دریافت کیا کہ میرے گھر والوں کے تعلق سے آپ کا کیا خیال ہے، وہ آپ کے یہاں کتنا اور کس قدر آمدورفت رکھیں؟ قاضی شریح نے جواب دیا: میں نہیں چاہتا کہ تمھارے گھر والے آکر میرا وقت ضائع کریں اور میری اکتاہٹ کا باعث بنیں۔ چونکہ آپ قاضی اور

مشغول انسان تھے اس لئے اس طرح کی بات فرمائی۔

پھر اس لڑکی نے پوچھا کہ آپ اپنے محلّہ کے کن کن گھرانوں سے تعلقات اور آمد ورفت وزیارت کا معاملہ رکھنا پسند فرمائیں گے؟ قاضی شریح نے اس کی بھی وضاحت کی اور بتلایا کہ فلاں فلاں اچھے لوگ ہیں اور فلاں فلاں ٹھیک نہیں۔

قاضی شریح بتلاتے ہیں کہ پھر بقیہ رات بڑی حسین گذری اور اس کے بعد کی زندگی تو اور ہی خوبصورت اور پر لطف گذری۔ ایک دن کی بات ہے، میں قضا کی مجلس (کمرۂ عدالت) سے لوٹ کر آیا تو میں نے دیکھا کہ ایک بڑھیا میرے گھر میں ہے۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ بتایا گیا کہ میری ساس ہے۔ میں گھر میں داخل ہوا تو بڑھیا نے آ کر مجھ سے سلام کیا اور میرا حال دریافت کیا، میں نے کہا: بہت اچھا ہے۔ اس نے پوچھا کہ آپ کی بیوی کیسی ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے بہت اچھی بیوی ملی ہے۔ بڑھیا نے کہا: سنو! عورت دو حالتوں میں بگڑ جاتی ہے، ایک اس وقت جب اس کے بطن سے بیٹا جنم لے لے اور دوسرے اس وقت جب اس کا شوہر اسے بہت چاہنے لگا ہو، بیٹا ہونے کی صورت میں اس کا سر غرور سے اس قدر بلند ہوتا ہے گویا اللہ تعالی نے نہیں بلکہ اس نے خود اپنی مرضی سے یہ بیٹا جنم دیا

ہے۔اسی طرح جب عورت کو یہ احساس ہو جاتا ہے کہ اس کا شوہر اس سے بے پناہ محبت کرر ہا ہے تو اپنے ناز اٹھوانے کے چکر میں بگڑ جاتی ہے۔

بڑھیا نے مزید کہا: سنو! زیادہ ناز ونخرے والی عورت بری ہوتی ہے لہٰذا اگر ایسی کوئی بات دیکھنا تو اسے ادب سکھانا، سمجھانا اور اس کی اصلاح کرنا۔

قاضی شریح کہتے ہیں کہ میں نے کہا: محترمہ! ماشاءاللہ آپ نے اپنی بچی کی خوب سے خوب تربیت کی ہے اور میری زندگی بہت اچھی گذر رہی ہے۔فرماتے ہیں کہ میں بیس سال تک اس عورت کے ساتھ رہا مگر کبھی غصہ کی نوبت نہیں آئی ، ایک بار میں ناراض ہوا لیکن وہاں غلطی میری ہی تھی اور میں ہی ظالم تھا۔

جنسی عمل سے کچھ پہلے

شادی کی رات وہ رات ہے جس میں ایک عورت اپنے مانوس آشیانے کو چھوڑ کر ایک نئے غیر مانوس گھر کو منتقل ہوتی ہے۔ یہاں پر اسے نئے مکان، نئی جگہ اور نئے تجربے کی وحشت ہوتی ہے، شرم وحیا کا اپنا الگ کردار ہوتا ہے۔ مستقبل کے بہت سے خوف واندیشے دل ودماغ پر چھائے رہتے ہیں۔ اس لئے شوہر کو ان سارے حالات کا پورا خیال رکھنا چاہئے اور حجلۂ عروسی میں پہنچتے ہی جنسی عمل نہیں شروع کر دینا چاہئے بلکہ شوہر کو چاہئے کہ دولہن پر طاری وحشت کو دور کرنے اور انس ومحبت پیدا کرنے کے لئے اس سے میٹھی میٹھی گفتگو اور دلچسپ باتیں کرے۔ جب وحشت دور ہو کر انسیت پیدا ہو جائے پھر دھیرے دھیرے شرم وحیا کے پردے اٹھائے۔

یہ بھی یاد رہے کہ حجلۂ عروسی کے قریب کوئی خلل انداز ہونے والی چیز نہ ہو تاکہ زوجین نہایت پرسکون ماحول میں جنسی عمل انجام دے سکیں۔ اگر ممکن اور میسر ہو تو دولہا دولہن کے لئے مستقل مکان ہونا چاہئے اور اگر ایسا ممکن اور میسر نہیں تو کم از کم ان کا ایک خاص کمرہ ضرور ہونا چاہئے جہاں کسی قسم کی خلل اندازی کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ جماع وہ عمل ہے جو نہایت ہی

پرسکون ماحول چاہتا ہے اور معمولی خلل بھی اس پر اثر انداز ہوجاتا ہے۔

آیئے حدیث اور تاریخ کی روشنی میں ایک واقعہ پر غور کرتے ہیں۔رسول اکرم ﷺ نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح دیا، انھوں نے معذرت کردی، اس سے قبل اور بھی بہت سے لوگوں نے پیغام نکاح دیا تھا اور انھوں نے معذرت کردی تھی۔معذرت کے اسباب بتلاتے ہوئے انھوں نے کہا کہ وہ ایک غیرت مند خاتون ہیں اور انھیں یہ بات برداشت نہیں ہوگی کہ ان کے شوہر میں ان کے ساتھ دیگر عورتیں بھی شریک رہیں۔دوسری وجہ یہ بتائی کہ ان کے پاس چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جن کی پرورش اور تربیت کی ذمہ داری ان پر ہے۔تیسری وجہ یہ بتائی کہ ان کی عمر زیادہ ہے بوڑھی ہوچکی ہیں تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جہاں تک غیرت کی بات ہے تو میں اللہ تعالی سے دعا کروں گا اور تمھاری یہ بیجا غیرت ختم ہوجائے گی اور جہاں تک بچوں کی بات ہے تو تمھارے بچے ہمارے بچے ہیں ، میں ان کی کفالت وتربیت اور پرورش کا ذمہ دار ہوں۔ اور جہاں تک بوڑھے ہونے کی بات ہے تو میری عمر بھی تمھاری عمر کی طرح ہے چنانچہ وہ رسول ﷺ سے نکاح کرنے پر راضی ہوگئیں اور نکاح ہوگیا۔ جب رسول ﷺ ان کے کمرے میں گئے تو دیکھا کہ

وہ اپنی چھوٹی بچی زینب کو لے کر دودھ پلا رہی ہیں ، اللہ کے رسول ﷺ جو نہایت باحیا تھے بلکہ گھر میں بیٹھی پردہ نشین کسی کنواری دوشیزہ سے بھی زیادہ حیادار تھے، آپ نے یہ صورت حال دیکھی تو دروازے سے واپس آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد آپ پھر پہنچے تو دیکھا کہ زینب ابھی بھی گود میں ہے۔ آپ نے پوچھا کہ زینب کا کیا حال ہے؟ ام سلمہ نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے۔ آپ ﷺ دوبارہ واپس آ گئے۔ اس بات کو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے محسوس کرلیا چنانچہ زینب کو اپنی گود میں اٹھایا اور اسے لے کر باہر چلے گئے۔ پھر جب نبی ﷺ پہنچے اور آپ نے دیکھا کہ زینب موجود نہیں تو آپ کے دریافت کرنے پر آپ کو قصہ بتایا گیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے تبسم فرمایا اور پھر ان کے ساتھ شب باشی فرمائی اور اپنی حاجت پوری کی۔

(أخرجه أحمد فی مسنده والنسائی فی الکبری وغيرهما)

یہاں قابل غور یہ ہے کہ نبی ﷺ جو اس سے پہلے کئی شادیاں کر چکے تھے اور یہ آپ کا پہلا نکاح نہیں تھا آپ نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ دولہا اور دولہن کے درمیان ایک شیر خوار بچی بھی خلل اندازی کا باعث بنے تو سوچنا چاہئے کہ وہ جوڑا جو ابھی پہلی بار نکاح کے تجربہ سے گذر رہا ہے وہ کسی خلل اندازی، تشویش اور ہنگامہ کے ہوتے ہوئے جنسی عمل کیسے بآسانی

انجام دے سکتا ہے؟ کوئی آ کے دروازہ کھٹکھٹائے یا کسی قسم کا اور کوئی ہنگامہ ہو یا ریڈیو اور ٹیپ بج رہے ہوں یا قریب میں کچھ لوگ گپ شپ کرر ہے ہوں، ان پُرشور ہنگاموں کے درمیان وہ اپنا جنسی عمل کس طرح حسن وخوبی سے انجام دے سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ جنسی عمل کے لئے پرسکون ماحول کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

جنسی عمل لمحہ بہ لمحہ

آیئے اب اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ جماع اور ہمبستری کا عمل کس طرح انجام پائے گا؟ یاد رہے کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ (احزاب/۵۳) اللہ تعالی حق کہنے سے نہیں شرماتا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: انصار کی عورتیں کیا خوب ہیں جن کے تحصیل علم کی راہ میں حیا رکاوٹ نہیں ہوئی۔ (صحیح مسلم)

ایک حدیث میں مروی ہے کہ کوئی اپنی بیوی سے اس طرح جماع نہ کرے جیسے جانور ایک دوسرے سے کرتے ہیں بلکہ ابتدا میں کچھ گفتگو اور بوس وکنار وغیرہ ہونا چاہئے۔ لیکن محدثین نے باعتبار سند اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جب کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو اس طرح ننگا نہ ہو جس طرح دو گدھے ننگے ہوتے ہیں۔ لیکن اہل علم نے اسے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔

تیسری حدیث میں ہے کہ جب کوئی اپنی بیوی یا لونڈی کے پاس ہمبستری کے غرض سے جائے تو بوس وکنار، گفتگو اور ملاطفت سے پہلے جماع

نہ کرے۔لیکن یہ حدیث بھی منکراور ضعیف ہے۔

اس موضوع پر کچھ اور بھی احادیث بیان کی جاتی ہیں لیکن وہ سب کے سب ضعیف اور ناقابل قبول ہیں۔

کتاب وسنت میں اس موضوع پر بہ صراحت تفصیلی رہنمائی نہ ہونے کی بنا پر آیئے اصول ومقاصد شریعت ،انسانی فطرت اورعلم نفسیات کے ذریعہ اس موضوع پر گفتگو کرتے ہیں۔

یہ ایک فطری بات ہے کہ جب ایک اجنبی دوسرے اجنبی سے ملتا ہے تو پہلے گفتگو اور بات چیت کے ذریعے وحشت کے پردوں کو اٹھاتا اور انسیت پیدا کرتا ہے ، پھر تعارف اور میل جول ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ نوجوان لڑکی جو خواب وخیال کی دنیا میں رہتی ہے اور جس نے نکاح اور شادی کو بے خار چمن زار، عطر وگلاب کی دنیا اور حسین کہکشاؤں کا عالم تصور کر رکھا ہے، جو یہ سمجھتی ہے کہ اس میں صرف مزے اور لذتیں ہوتی ہیں ،شہد کی مٹھاس اور دیگر شیرینیاں ہوتی ہیں ،اگر کوئی شخص پہنچتے ہی اس کے ساتھ جنسی عمل میں لگ جائے گا تو اس کے تمام خواب یک بیک چکنا چور ہو جائیں گے۔

جب پہلی رات آدمی دولہن کے کمرے میں جائے تو اس سے میٹھی

میٹھی باتیں کرے۔ اچھے اشعار پڑھے۔ اس کے حسن وجمال کی تعریف کرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمبستری سے پہلے نبی ﷺ سے ثابت یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا.

(ترجمہ: اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہم کو شیطان سے محفوظ رکھ اور ہماری اولاد کو شیطان سے محفوظ رکھ۔)

یہ دعا پڑھ لینے کے بعد جنسی عمل شروع کرے۔ اس دعا کی فضیلت نبی اکرم ﷺ نے یہ بتائی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس ہمبستری سے اولاد عطا فرمائی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہ پہنچائے گا۔ (متفق علیہ)

ایک ضروری تنبیہ:

یہاں ایک ضروری تنبیہ کر دینا مناسب ہے کہ بعض کتابوں میں جماع کی حالت میں قل هو الله أحد اور دیگر بہت سی دعاؤں کے پڑھنے کا ذکر ہے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پردۂ بکارت زائل کر لینے کے بعد بہ آواز بلند تکبیر پکارے۔ یہ ساری باتیں شرعی طور پر غلط اور بے بنیاد ہیں۔

جماع کی حالت جنابت اور ناپاکی کی حالت ہے۔ اس کے بعد

غسل کا لازمی حکم دیا گیا ہے خواہ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور اس حالت میں اللہ کے ذکر، تلاوت قرآن اور صلاۃ سے منع کیا گیا ہے، پھر اس حالت میں قل ھو اللہ أحد پڑھنا یا تکبیر پکارنا یا کوئی اور سورت یا آیت پڑھنا یا کوئی ذکر کرنا کیونکر درست ہوسکتا ہے؟ ایسی بات بالکل غلط ہے، ایک بار نہیں سو بار غلط اور خلاف شریعت ہے۔

لوگوں میں جو یہ بات مشہور ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کی شرمگاہ نہیں دیکھ سکتے یہ بھی قطعی طور پر غلط ہے۔ اس کی دلیل نبی ﷺ کی وہ حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''اپنی شرمگاہ کو اپنی بیوی اور لونڈی کے علاوہ سب سے محفوظ رکھو''۔

(أخرجه ابو داود والترمذی و ابن ماجه و حسنه الألبانی)

اس کے خلاف کوئی ایسی صحیح روایت موجود نہیں جس میں ایک دوسرے کی شرمگاہیں دیکھنے کی ممانعت آئی ہو۔

واضح رہے کہ مرد کے لئے اپنی بیوی سے ہر حالت و ہیئت اور شکل و کیفیت میں لطف اندوز ہونا جائز ہے نیز جس وقت دن و رات میں چاہے ہمبستری کرسکتا ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ بقرۃ/۲۲۳

(تمھاری بیویاں تمھاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ۔)

اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آگے سے آؤ اور پیچھے سے آؤ لیکن پاخانہ کے راستہ سے بچو''۔

(أخرجه الترمذی و صححه الألبانی)

البتہ حیض و نفاس کی حالت میں یا پچھلی شرمگاہ کے راستہ سے لذت اٹھانا حرام ہے۔ صرف وہی راستہ استعمال کرنا جائز اور درست ہے جس سے بچہ پیدا ہو سکتا ہے اور جو درحقیقت کھیتی کی جگہ ہے۔

نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس شخص نے کسی حیض والی عورت سے جماع کیا یا کسی عورت کے پاخانہ والے راستے سے جماع کیا تو اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی شریعت کا کفر کیا''۔

(أخرجه أبوداود والترمذی وابن ماجه وصححه الألباني)

ایسے شخص کو اللہ تعالی سے توبہ اور استغفار کرنا چاہئے۔ واضح رہے کہ توبہ صرف زبان سے توبہ توبہ کہنے کا نام نہیں، بلکہ توبہ کا مفہوم یہ ہے کہ اس کی شرطوں کو پورا کیا جائے یعنی وہ عمل جس سے توبہ کیا جا رہا ہے اسے فوری طور پر قطعاً ترک کر دے، اس پر نادم و شرمندہ ہو اور آئندہ کے لئے یہ

پختہ عزم کرے کہ اسے یہ حرکت کبھی نہیں دہرانی ہے۔[1]

[1] حیض (monthly period) اس کالے بدبودار خون کو کہتے ہیں جو بالغ عورت کی بچہ دانی سے نکلتا ہے اور نفاس اس خون کو کہتے ہیں جو بچہ کی پیدائش کے بعد کم وبیش ۴۰ دن تک نکلتا ہے۔ حیض کی حالت میں صحبت کرنے سے بہت سی بیماریوں کے اندیشے اور خطرات ہوتے ہیں نیز اس سے عورتوں کی اندام نہانی میں شدید درد پیدا ہوتا ہے، کبھی رحم کے اندر بیضہ دانی یا مقعد میں تیز سوزش اور جلن ہوتی ہے جس کی وجہ سے بیحد تکلیف ہوتی ہے۔ بسا اوقات بیضہ دانی خراب ہو جاتی ہے اور بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ خطرہ بھی ہوتا ہے کہ حیض کا فاسد مواد مرد کے عضو تناسل میں پیوست ہو جائے جس کے سبب پیشاب کی نالی میں آتشک، سوزاک اور شدید جلن پیدا ہو جائے۔ کبھی یہ زہر خصیہ تک پہنچ کر سخت تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ دنیا کے تمام حکیم اور ڈاکٹر حیض کی مدت میں بیوی سے جماع سے گریز کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔

شب زفاف کی صبح

شادی کی رات گذارنے کے بعد صبح میں شوہر کے لئے واجب ہے کہ طہارت کی خاطر غسل جنابت کرے۔

غسل کا افضل طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ تین بار دھوئے پھر اپنی شرمگاہ کو بائیں ہاتھ سے خوب صاف کرے پھر اپنے دونوں ہاتھ صابون وغیرہ سے دوبارہ دھوئے پھر مکمل وضو کرے یا پیر کا دھونا موخر کردے۔ وضو کے بعد اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالے پھر اپنے داہنے پہلو پر پانی ڈالے، پھر بائیں پہلو پر۔ اگر اس نے وضو کے وقت اپنے دونوں پیر نہیں دھوئے تھے تو بعد میں انھیں دھولے۔ اس طرح غسل جنابت مکمل ہوجائے گا۔

صبح میں نہا دھوکر صاف ستھرے کپڑے پہن کر عطر وغیرہ استعمال کرکے اپنے رشتہ داروں، عزیزوں اور گھر آئے ہوئے مہمانوں سے ملاقات کرے۔ ان سے سلام کرے، ان کو دعا دے اور وہ لوگ بھی اسے دعا دیں۔ دعا کے لئے سب سے بہتر الفاظ وہ ہیں جو نبی ﷺ سے ثابت ہیں۔ آپ ﷺ دولہے کو دعا دیتے ہوئے کہتے تھے:

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِيْ خَیْرٍ.

[اللہ تیرے لئے برکت عطا کرے، تجھ پر برکت نازل فرمائے اور خیر و بھلائی میں تم دونوں کو متحد رکھے]۔

(أخرجه أبو داود والترمذی وصححه الألبانی)

یاد رہے کہ نوجوان دوستوں کی محفل میں یا کسی بھی شخص کے سامنے اپنی بیوی کے حسن و جمال کی تعریف یا شب کے اندھیروں میں انجام دیئے گئے خانگی رازوں کا بیان حرام ہے۔ یہ بات شرعی و عقلی ہر طور پر نادرست ہے۔

رات کی تنہائی میں اپنی بیوی کے ساتھ کئے گئے جنسی اعمال کی تفصیل کسی سے بیان کرنا انتہائی گھناؤنا، غیر مہذب اور غیر فطری عمل ہے شریعت نے اس سے سختی سے روکا ہے اور اسے حرام قرار دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''قیامت کے روز اللہ کے یہاں سب سے بدتر مرتبہ والا وہ شخص ہوگا جو اپنی عورت سے ملاپ کرے اور عورت اس سے ملاپ کرے پھر وہ (شوہر) بیوی کے راز کو پھیلائے''۔

(أخرجه مسلم فی صحیحه)

راز کے پھیلانے کا مفہوم یہ ہے کہ دوستوں میں مزے لے لے کر بیان کرے۔ ظاہر ہے کہ بند کمرے کی بات جب کسی سے زبانی طور پر بیان کردی گئی تو گویا اسے اس کی تصویر دکھادی گئی اور وہ عمل اس کے سامنے انجام دیا گیا لہٰذا اب راز راز نہیں رہا۔ اسی لئے حدیث پاک میں جنسی راز بیان کرنے والے کی مثال یہ دی گئی ہے کہ جیسے ایک شیطان اور شیطانہ سرراہ بغلگیر ہوکر جنسی عمل انجام دیں اور لوگ انھیں دیکھ رہے ہوں۔ والعیاذ باللہ۔

بعض احمق اپنی بیوی کا حسن و جمال بڑھا چڑھا کر اپنے دوستوں سے بیان کرتے ہیں جس سے دیکھنے اور ملنے کی خواہش دلوں میں انگڑائیاں لیتی ہے اور کبھی آگے چل بڑے ہی دردناک واقعات رونما ہوتے ہیں۔

بعض لوگ اپنے دوستوں سے اپنی بیوی کا تعارف کرواتے اور اس سے ملواتے ہیں یہ اور بھی زیادہ بھیانک اور سنگین عمل ہے۔

حقوق زوجیت کے چند مسائل

شب زفاف کے احکام ومسائل کے ساتھ ساتھ حقوق زوجیت کے چند اہم مسائل کا ذکر کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ مستقبل میں کام آئے۔ چنانچہ چند اہم مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے بناؤ سنگار کریں۔

جس طرح ایک مرد کی خواہش ہوتی ہے کہ عورت اس کے سامنے بن سنور کر آئے ویسے ہی ایک عورت کی بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا شوہر مردانہ وجاہت اور مردانہ حسن وزیبائش کے ساتھ اس کے سامنے ہو۔

صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جب گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلا کام مسواک کرتے تھے۔

اس حدیث سے جہاں منہ کی صفائی کی اہمیت معلوم ہوتی ہے وہیں صفائی کی عمومی اہمیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

۲۔عورت شوہر کے بلانے پر بلا تاخیر لبیک کہے۔

عورت کے لئے ضروری ہے کہ جب اس کا شوہر اسے بلائے تو اس کی پکار پر لبیک کہے، اس میں تاخیر نہ کرے، اگر وہ اس سے انکار کرتی ہے

اور شوہر کی شہوت پوری کرنے میں تاخیر کرتی ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور اللہ تعالی اس پر غضب ناک ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

''اللہ کی قسم! عورت اس وقت تک اپنے رب کا حق ادا نہیں کرسکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کے حقوق ادا نہ کرے''۔

(أخرجه أحمدوابن ماجه وحسنه الألبانی)

نیز نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

''عورت جب اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر رات گذارتی ہے تو فرشتے صبح ہونے تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں''۔

(متفق علیه)

جو عورت اللہ پر، اس کے رسول پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے ناممکن ہے کہ ان احادیث کے ہوتے ہوئے اپنے شوہر کی نافرمانی کرے اور اس معاملہ میں کوتاہی اور غلطی کرے۔[1]

---

[1] جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ عورت جب خواہش کرے اور مرد نہ آئے تو اس پر کوئی وعید شریعت میں کیوں نہیں آئی ہے ایسے لوگوں کو نہ ہی شریعت کا علم ہے اور نہ ہی مرد و عورت کی نفسیات سے واقفیت۔ واقعہ یہ ہے کہ مرد جنسی کشش

۳۔ میاں بیوی کے باہمی اچھے ربط بلکہ ہمبستری کے عمل پر بھی اجر وثواب ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"ہمبستری کرنا صدقہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے اور اس میں بھی اجر پاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بتاؤ، اگر وہ اسے حرام جگہ استعمال

(گذشتہ سے پیوستہ) کی طرف کھینچنے کے معاملہ میں بڑا کمزور واقع ہوا ہے، عورت اپنی ناز وادا سے اسے چند ہی لمحوں میں اپنی زلف گرہ گیر کا اسیر اور اپنی بانہوں کا قیدی بنا سکتی ہے اس کے باوجود اسلامی شریعت نے لازم کیا ہے کہ مرد اپنی طاقت اور بیوی کی حاجت کے مطابق اس کا حق ادا کرے۔ ارشاد باری ہے: ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا أَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلاَ تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾ النساء/۱۲۹ (اگر تم اپنی بیویوں کے درمیان کما حقہٗ عدل کرنا چاہو بھی تو ایسا ہرگز نہ کرسکو گے لہذا یوں نہ کرنا کہ ایک بیوی کی طرف تو پوری طرح مائل ہوجاؤ اور باقی کو لٹکتا چھوڑ دو)۔

"لٹکتا" کا مفہوم یہ ہے کہ نہ ہی وہ خالی ہے کہ دوسری شادی کرسکے اور نہ ہی شوہر والی رہ جاتی ہے کیونکہ اس کا حق اسے نہیں دیا جا رہا ہے۔

واضح رہے کہ جس طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ حکم ہے کہ اگر شوہر کا حق فوت ہو رہا

کرتا گناہ پاتا یانہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا:
اسی طرح جب وہ حلال میں استعمال کرتا ہے تب اجر پاتا ہے"۔

(أخرجه مسلم في صحيحه)

(گذشتہ سے پیوستہ) ہوتو عورت نفلی عبادتوں میں مشغول نہیں ہوسکتی اسی طرح آپ کا یہ بھی حکم ہے کہ شوہر بھی اس وقت نفلی عبادت میں مشغول نہیں ہوسکتا جب اس کی وجہ سے بیوی کے حقوق کی ادائیگی میں غفلت ہورہی ہو۔عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ! کیا مجھے یہ خبر صحیح پہنچی ہے کہ تم دن کوصوم رکھتے ہواور پوری رات قیام کرتے ہو؟ انھوں نے کہا: سچ ہے اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، صوم رکھواور نہ بھی رکھو، سوؤ اور تہجد بھی پڑھو، کیونکہ تم پر تمھارے جسم کا حق ہے، تمھاری آنکھوں کا حق ہے، تمھاری بیوی کا حق ہے، اور تم سے ملنے والوں کا حق ہے۔تمھارے لئے ہر ماہ میں تین دن صوم رکھنا کافی ہے کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے، اس طرح پورے سال کے صوم کا تمھیں ثواب مل جائے گا۔(متفق علیہ)

اسلامی شریعت کا ایک دستور یہ بھی ہے کہ اگر شوہر اپنی بیوی کے قریب نہ جانے کی قسم کھالے تو اسے قسم توڑنا لازم ہے۔

(مزید تفصیل جاننے کے لئے ہماری کتاب ''میاں بیوی کے حقوق'' کی طرف رجوع کریں۔)

اختتامیہ

اس موضوع کے اختتام پر میں اپنے آپ کو اور تمام قارئین کو اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ ہم سب اللہ سے ڈریں اور اس کے عذاب کا خوف رکھیں نیز اللہ کی حلال کردہ چیزوں سے لطف اندوز ہوں اور حرام کردہ چیزوں سے دوری اور کنارہ کشی اختیار کریں۔

واللہ هو الموفق والهادی إلى سواء السبيل۔

اللہ تعالی نے اہل ایمان کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ إِلَّا عَلٰىٓ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَامَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ﴾ مومنون/۵۔۷

(جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں جو اس کے سوا کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں)۔

جو لوگ اپنی حلال جگہ چھوڑ کر کسی اور جگہ اپنی خواہشات کی پیاس بجھاتے ہیں وہ حدود سے تجاوز کرنے والے لوگ ہیں۔ خواہ ان کا عمل

زنا کاری و بدکاری ہو یا لواطت واغلام بازی ہو یا مشت زنی وغیرہ ہو۔[1]
نبی ﷺ نے شادی کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا ہے:

''اے جوانو! تم میں سے جو شخص شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرلے کیونکہ یہ نگاہوں کو پست رکھنے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا سب سے اچھا ذریعہ ہے اور جس کے اندر شادی کی استطاعت نہیں وہ صوم رکھے کیونکہ صوم شہوت کو توڑ دیتا ہے''۔ (متفق علیہ)

جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کی خالص نیت رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے خوشخبری اور مژدۂ جانفزا ہے۔

ارشاد ہے:

''تین لوگوں کی مدد اللہ تعالی ضرور کرتا ہے ایک وہ غلام جو کچھ رقم کی ادائیگی کر کے آزادی حاصل کرنا چاہتا ہو، دوسرے وہ شخص جو

[1] لواطت واغلام بازی وہ خطرناک جرم ہے جس کے سبب اللہ تعالی نے قوم لوط کو چار مختلف قسم کی سزائیں دیں۔ (۱) ان کی بینائی ختم کردی (۲) ان کی بستی کو الٹ دیا (۳) ان پر کنکر یلے تہہ بہ تہہ پتھروں کی بارش کی (۴) ان پر چیخ کا عذاب بھیجا۔ اسلامی شریعت میں اغلام بازی کرنے والے اور کروانے والے کی سزا یہ ہے کہ دونوں کو تلوار سے قتل کردیا جائے۔

مشت زنی بھی انسان کے دین وایمان اور صحت وتوانائی کے لئے انتہائی مضر ہے۔

نکاح کے ذریعہ پاکدامنی کا ارادہ رکھتا ہو اور تیسرا وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہو"۔

(أخرجه الترمذی والنسائی وابن ماجه وحسنه الألبانی)

نیز ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجاً وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لاَيَحْتَسِب﴾ طلاق/۲۔۳

(جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو)۔

ہر مسلمان مرد و عورت کو فحش کاری اور بدکاری سے دور رہنا فرض ہے اور اس کے قریب جانا حرام ہے بلکہ ان کے اسباب و وسائل اور ان تک قریب لے جانے والی چیزوں سے بھی دور رہنا ضروری ہے۔ نہ اجنبی مرد وعورت کبھی تنہائی میں اکٹھا ہوں، نہ ہی بے حجابی و بے پردگی اختیار کریں، نہ ہی اپنی آنکھیں آزاد چھوڑیں کہ جہاں چاہیں وہاں سے آنکھیں سینکتے پھریں اور نہ ہی ایسے روابط وتعلقات قائم کریں جو مستقبل میں زنا اور حرام کاری تک پہنچانے والے ہوں اور اللہ کے شدید عذاب کا خوف رکھیں جو اللہ تعالی نے ایسے مجرموں کے لئے تیار کر رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زنا کے مجرم کے لئے دنیا وآخرت میں رسوا کن سزا رکھی ہے جس سے دنیا میں بھی فضیحت ورسوائی ہے اور آخرت میں بھی دردناک اور تکلیف دہ عذاب۔ زنا کی دنیاوی سزا غیر شادی شدہ کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی اور شادی شدہ کے لئے رجم اور سنگساری ہے یعنی مجرم کو پتھروں سے مار مار کر ہلاک کر دیا جائے۔

زنا کی اخروی سزا کی منظر کشی کرتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا:

''ایک تنور کے پاس سے ہمارا گذر ہوا جس کا اوپری حصہ تنگ اور نچلا حصہ کشادہ تھا اور وہاں پر آگ بھڑ کائی گئی تھی اور اس میں شور وہنگامہ اور چیخ و پکار ہو رہا تھا، دیکھا گیا تو اس میں چند ننگے مرد اور کچھ برہنہ عورتیں نظر آئیں جب جب وہ آگ بھڑکتی تو وہ چیخنے اور چلانے لگتے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ زنا کار مرد وعورت ہیں جو اپنے کئے کی سزا بھگت رہے ہیں''۔ (صحیح بخاری)

اس کے سوا ایک زنا کار کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے نتیجہ میں اس پر، اس کے خاندان پر اور اس کے عزیز واقارب پر ذلت ورسوائی، بدنامی، شرمندگی اور عار کا جو سیاہ داغ لگتا ہے اسے مٹایا نہیں جا سکتا۔ یہ اس کی پیشانی پر وہ کلنک ہے جو کبھی صاف نہیں ہوتا ایسے لوگوں کا جب راز فاش

ہوتا ہے تو وہ اپنے دکھ اور اذیت کو دیکھ کر تمنا کرتے ہیں کہ کاش زمین پھٹ گئی ہوتی اور وہ اس میں دھنس گئے ہوتے لیکن اس وقت افسوس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ ہونا یہ چاہئے کہ شروع ہی میں اپنے بڑھتے قدموں کو روکا جائے۔

نکاح کا پاکیزہ طریقہ اختیار کر کے زنا کے رسوا کن عمل سے اپنی حفاظت کی جاسکتی ہے۔

واللہ أعلم وصلى الله على نبينا وسلم.

عبدالہادی عبدالخالق مدنی

۳۰ / ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ